از عدالتِ عظمیٰ

ہریانہ سٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ

بنام

نریش تنور ودیگر وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 2 فروری 1996

[جی این رے اور ایس بی مجومدار، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

رحم دلانہ تقرری-کمانے والے رکن کی اچانک موت کی وجہ سے خاندان کے افراد کو درپیش فوری مالی مسئلے کو پورا کرنے کا ارادہ-رحم دلانہ تقرری-معقول مدت کے طویل وقفے کے بعد منظور نہیں کیا جائے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3216-17، سال 1996۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 4722، سال 1993 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 14.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے کے جین، اجے جین، ششی بھوشن اور پرمود دیال۔

سی اے نمبر 96/3217 میں اپیل کنندہ کے لیے گڈول انڈیور کے لیے راجیش شرما۔

ٹی این سنگھ اور بی ایم شرما مدعا علیہ۔

سی اے نمبر 96/3217 میں مدعا علیہ کے لیے بلونت سنگھ ملک اور کسم سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فریقین کے فاضل وکیلوں کو سنا گیا۔ ان دونوں معاملات میں ہریانہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے متوفی ملازم کے وارث کی رحم دلانہ ملازمت کے سوال پر غور کرنا ضروری ہے۔ ایس ایل پی (سی) نمبر 95/7878 سے متعلق پہلے معاملے میں ہریانہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے سابق ملازم کی موت 18.11.80 پر ہوئی۔ متوفی ملازم کی بیوہ نے دیگر باتوں کے ساتھ ایک درخواست دی جس میں اشارہ کیا گیا کہ اس نے شادی نہیں کی ہے اور اس کے تین نابالغ بچے ہیں، جن میں سب سے بڑا 1972 میں پیدا ہوا تھا۔ متوفی ملازم کے خاندان کے پریشان کن رکن کو راحت دینے کے لیے موجودہ سرکیولر کے مطابق، خاندان کی بیوہ کو معاوضے کی ادائیگی کی گئی تھی۔ یہ صرف 1992 میں، مدعاعلیہ - متوفی ملازم کے بیٹے نریش تنور کی ماں کی طرف سے نمائندگی کی گئی تھی کہ چونکہ اس وقت تک بیٹا اکثریت حاصل کر چکا تھا، اس لیے اسے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دی جانی چاہیے۔ تاہم، اس طرح کی نمائندگی کو خارج کر دیا گیا اور اس لیے، پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی اور متنازعہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے ہدایت کی ہے کہ مدعاعلیہان نریش تنور کو اس طرح کی رحم دلانہ تقرری دی جانی چاہیے۔ اس اپیل میں مذکورہ فیصلے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

ایس ایل پی (سی) نمبر 95/13708 سے متعلق اپیل میں، ہریانہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے ایک سابق ملازم کی موت 16.3.75 پر ہوئی اور متوفی ملازم کی بیوہ نے اکتوبر 1988 میں ملازم کی بیوہ کے بیٹے کی تقرری کے لیے یہ دعوی کرتے ہوئے نمائندگی کی کہ اس وقت تک نابالغ بیٹا اکثریت حاصل کر چکا تھا اور اس لیے تقرری کے اہل تھا۔ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ نے اس طرح کی نمائندگی کو خارج کر دیا تھا لیکن مذکورہ سابق ملازم کی بیوہ جواب دہندہ سونا نادیوی کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کو ہدایت دے کر متنازعہ فیصلے کے ذریعے اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ متوفی ملازم کے وارث ہونے کے ناطے مذکورہ مدعا سونا نادیوی کے بیٹے کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری دے۔

ان معاملات میں اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ و دیگران، [1994]4 ایس سی سی 138 میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ مذکورہ معاملے میں، رحم دلانہ تقرری کی بنیاد پر سابق ملازم کے وارثوں کے ذریعہ درجہ II کے عہدے پر تقرری کے لیے ایک اسکیم بنائی گئی تھی۔ اس عدالت نے مذکورہ فیصلے میں نہ صرف یہ فیصلہ دیا ہے کہ درجہ II یا درجہ I میں تقرری کے لیے کوئی اسکیم رحم دلانہ تقرری کے اسکور پر تقرری کے ذریعے نہیں کی جائے گی، بلکہ مذکورہ فیصلے میں مزید اشارہ کیا گیا ہے کہ:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"ایک اصول کے طور پر، عوامی خدمات میں تقرریاں درخواستوں اور قابلیت کی کھلی دعوت کی بنیاد پر سختی سے کی جانی چاہئیں۔ تقرری کا کوئی دوسرا طریقہ اور نہ ہی کوئی دوسرا غور جائز ہے۔ نہ تو حکومت اور نہ ہی سرکاری حکام کو کسی دوسرے طریقہ کار پر عمل کرنے یا اس عہدے کے لیے قواعد کے تحت مقرر کردہ قابلیت میں نرمی کرنے کی آزادی ہے۔ تاہم، اس عام اصول کے لیے جس کی ہر معاملے میں سختی سے پیروی کی جانی چاہیے، انصاف کے مفاد میں اور بعض ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے کچھ مستثنیات ہیں۔ اس طرح کی ایک رعایت ملازم کے انحصار کرنے والوں کے حق میں ہے جو ملازمت میں مر جاتا ہے اور اپنے خاندان کو بدلہ میں چھوڑ دیتا ہے اور روزی روٹی کے کسی ذریعہ کے بغیر رہتا ہے۔ ایسے معاملات میں، خالص انسانیت پر غور کرتے ہوئے اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جب تک کہ روزی روٹی کا کوئی ذریعہ فراہم نہیں کیا جاتا، خاندان دونوں مقاصد کو پورا نہیں کر سکے گا، قواعد میں اس طرح کے روزگار کے اہل ہونے والے متوفی کے منحصر افراد میں سے کسی ایک کو فائدہ مند روزگار فراہم کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ رحم دلانہ روزگار دینے کا پورا مقصد اس طرح خاندان کو اچانک آنے والے بحران پر قابو پانے کے قابل بنانا ہے۔

(زیر تاکید)

مقصد یہ نہیں ہے کہ ایسے خاندان کے کسی فرد کو متوفی کے عہدے سے بہت کم عہدہ دیا جائے۔ مزید کیا ہے، ملازمت میں ملازم کی محض موت اس کے خاندان کو اس طرح کے ذریعہ معاش کا حقدار نہیں بناتی ہے۔ حکومت یا متعلقہ سرکاری اتھارٹی کو متوفی کے خاندان کی مالی حالت کا جائزہ لینا ہوتا ہے، اور یہ صرف اس صورت میں ہے جب وہ مطمئن ہو، کہ روزگار کی فراہمی کے لیے، خاندان اس بحران کو پورا نہیں کر سکے گا کہ خاندان کے اہل رکن کو نوکری کی پیشکش کی جاتی ہے۔ درجہ III اور IV میں آسامیاں غیر دستی اور دستی زمروں میں سب سے کم آسامیاں ہیں اور اس لیے صرف انہیں ہمدردی کی بنیاد پر پیش کیا جا سکتا ہے، جس کا مقصد خاندان کو مالی منزل سے نجات دلانا اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں مدد کرنا ہے۔"

(زیر تاکید)

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہمارے سامنے یہ پیش کیا گیا ہے کہ اس عدالت نے مذکورہ فیصلے میں بہت واضح طور پر اشارہ کیا ہے کہ رحم دلانہ ملازمت پر غور کو صرف کھلی بھرتی کرکے روزگار دینے کے لیے عام اصول سے مستثنیٰ سمجھا جانا چاہیے اور ہمدردی کی بنیاد پر باری سے باہر ملازمت پر غور کرنا خاندان کو کمانے والے رکن کی موت کی وجہ سے پیدا ہونے والے اچانک بحران سے نمٹنے کے قابل بنانا ہے۔ فاضل وکیل نے فیصلے کے پیراگراف 6 کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی ہے جہاں اس کا اشارہ کیا گیا ہے:

> "ان ہی وجوہات کی بناء پر، معقول مدت کے وقفے کے بعد رحم دلانہ ملازمت نہیں دی جاسکتی جس کی وضاحت قواعد میں ہونی چاہیے۔ اس طرح کی ملازمت کے لیے غور کرنا کوئی ذاتی حق نہیں ہے جسے مستقبل میں کسی بھی وقت استعمال کیا جاسکے۔ اس کا مقصد خاندان کو اس مالی بحران سے نکلنے کے قابل بنانا ہے جس کا سامنا وہ واحد کمانے والے کی موت کے وقت کرتا ہے، رحم دلانہ روزگار کا دعوی نہیں کیا جاسکتا اور جو بھی وقت گزر جائے اور بحران ختم ہونے کے بعد پیش کیا جاسکتا ہے۔"

(زیر تاکید)

فاضل وکیل نے جگدیش پرساد بنام ریاست بہار (سی اے نمبر 10682، سال 1995) میں اس عدالت کا ایک غیر رپورٹ شدہ فیصلہ بھی ہمارے سامنے رکھا ہے جس کا فیصلہ 13 نومبر 1995 کو ہوا تھا۔ مذکورہ معاملے میں، ایک درخواست گزار کی ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا سوال زیر غور آیا جو اس وقت چار سال کا تھا جب اس کے والد سابق ملازم ملازمت کے دوران انتقال کر گئے تھے۔ اس عدالت کے سامنے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ نابالغ تھا جب والد کی موت ہو گئی تھی، اس لیے ہمدردی کے حالات اس تاریخ تک جاری رہے جب اس نے تقرری کے لیے درخواست دی تھی، اس لیے وہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا حقدار تھا۔ اس طرح دلیل کو نچلی عدالت نے قبول نہیں کیا اور تقرری کے لیے اس طرح کے دعوے کے خارج ہونے کو برقرار رکھتے ہوئے، اس عدالت نے مندرجہ ذیل اثر کی طرف اشارہ کیا ہے:

> "مرنے والے ملازمین کے انحصار کرنے والے کی تقرری کا اصل مقصد خاندان کے کمانے والے رکن کی اچانک متوفی سے خاندان کو ہونے والی غیر متوقع فوری مشکلات اور پریشانی کو دور کرنا ہے۔ چونکہ موت 1971 میں ہوئی تھی، جس سال اپیل کنندہ کی عمر چار سال تھی، اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس کے طویل عرصے بعد اکثریت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حاصل کرنے کے بعد مقرر ہونے کا حقدار ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اگر اس دلیل کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو یہ ایک متوفی سرکاری ملازم کے منحصر شخص کی بھرتی کے ایک اور طریقے کے مترادف ہے جس کی حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی، یعنی بھرتی کے قواعد۔"

اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے سابق ملازم کے ممبروں کو تقرری دینے کی کوئی اسکیم نہیں تھی، لیکن خاندان کے ممبروں کی غریب حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے، متعلقہ اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ حد کے اندر مالی مدد دینے کا التزام کیا گیا تھا اور اس طرح کی اسکیم کو ایس ایل پی (سی) نمبر 7878، سال 1995 سے بھی منسلک کیا گیا ہے۔ بعد میں، سرکاری ملازمت میں ملازمت کے دوران مرنے والے سابق ملازم کے وارثوں کو رحم دلانہ تقرری دینے کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ کچھ سرکیولرز کو اپنایا گیا۔ ایس ایل پیز 95/7678 اور ایس ایل پیز 95/13708 کے حوالہ کردہ ضمیمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے کوئی وقت کی حد نہیں تھی جس کے اندر ہمدردی کی بنیاد پر ملاقات کے لیے درخواست دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس کے بعد یہ محدود کر دیا گیا کہ ایک سال کی مدت کے اندر اس طرح کی درخواست دینا ضروری ہے۔ مذکورہ مقررہ مدت کو بعد میں سابق ملازم کی موت کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک بڑھا دیا گیا۔ فاضل وکیل نے پیش کیا ہے کہ اگرچہ متعلقہ وقت پر جب سابق ملازم کی دونوں دیوانی رٹ پٹیشنوں میں موت ہو گئی تھی، درخواست دینے کے لیے کوئی وقت کی حد نہیں بتائی گئی تھی، لیکن اس طرح کی درخواست معقول وقت کے اندر کی جانی چاہیے تھی اور کسی بھی صورت میں، رحم دلانہ تقرری کا مقصد سابق ملازم کے خاندان کے افراد کو فوری مدد دینا ہے اگر اس طرح کی رعایت کو سالوں میں بڑھانے کی اجازت دی جائے تاکہ اتنے طویل عرصے تک متوفی ملازم کا وارث اکثریت حاصل کر لے اور پھر تقرری کے لیے غور کرنے کا اہل ہو جائے۔

متنازعہ فیصلوں کے ذریعے، عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر پیش قدمی کی کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے رحم دلانہ تقرری کو تین سال کے وقت کے اندر محدود نہیں کیا جا سکتا اور اگر متوفی ملازم کے اراکین کو مدد دینا ضروری ہے تو خاندان کے رکن کو لازمی طور پر اکثریت حاصل کرنی چاہیے اور پھر تقرری کے لیے درخواست دینے کا اہل ہونا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

امیش کمار ناگپال (اوپر) کے فیصلے میں یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ معقول مدت کے طویل وقفے کے بعد رحم دلانہ تقرری نہیں دی جا سکتی اور رحم دلانہ تقرری کا مقصد، کھلی بھرتی کے عام اصول سے مستثنیٰ ہے، جس کا مقصد متوفی ملازم کے خاندان کے افراد کو درپیش فوری مالی مسئلے کو پورا کرنا ہے۔ جگدیش پرساد کے معاملے میں اس عدالت کے دوسرے فیصلے میں۔ یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ مرنے والے ملازم کے انحصار کرنے والے کی تقرری کا مقصد ہی خاندان کے کمانے والے رکن کی اچانک موت سے خاندان کو ہونے والی فوری مشکلات اور پریشانی کو دور کرنا ہے اور اس طرح کے معاوضے کو سالوں تک پابند نہیں رکھا جا سکتا۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ رحم دلانہ تقرری کا اصول جیسا کہ اس عدالت کے مذکورہ فیصلوں میں اشارہ کیا گیا ہے، نہ صرف معقول ہے بلکہ سرکاری اور سرکاری شعبے میں ملازمت کے اصول سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلوں کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہم دونوں اپیلوں کی اجازت دے کر متنازعہ فیصلوں کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ تاہم، یہ حکم متعلقہ درخواست دہندگان کو خاندان، حالات اور معاشی حالات کی مکمل تفصیلات دے کر عارضی یا مستقل ملازم کے طور پر ان کی تقرری کے معاملے پر غور کرنے کے لیے اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ میں نمائندگی کرنے سے نہیں روکے گا۔ یہ معقول طور پر قبول کیا جاتا ہے کہ اگر اس طرح کی نمائندگی کی جاتی ہے تو متعلقہ اتھارٹی یعنی ہریانہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اس پر اس طرح کی ہمدردی کے ساتھ غور کرے گا جس کا درخواست گزار معاملے کے حقائق میں حقدار ہو۔

اپیلیں منظور کی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document